احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ہفتہ 10 جنوری 2004ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 10 جنوری 2004ء 17 ذیقعدہ 1424 ہجری-10 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 9

چشم پوشی اور عطا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی گم ہوگئی۔ ایک اعرابی کو ملی تو اس نے رسول اللہؐ کو تحفہ کے طور پر دی۔ لیکن رسول اللہؐ نے اسے یہ بتائے بغیر کہ یہ میری ہی اونٹنی ہے اس کو سات اونٹنیاں تحفہ کے طور پر دیں۔

(مسند احمد جلد 2ص:292حدیث نمبر:7905)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سورۃ فاتحہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت رَبُّ الْعَالَمِيْنَ بیان کی ہے۔ جس میں تمام مخلوقات شامل ہے۔ اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آ جاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے۔ خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے۔ اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دے دیا ہے۔ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے۔ یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کرسکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بیوقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے؛ البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ (۔) سے علانیہ باہر ہوگیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے۔ اس کا معاملہ اور ہے۔ جیسے صحابہ کو مشکلات پیش آئے اور اسلام کی توہین انہوں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنی۔ تو پھر باوجود تعلقات شدیدہ کے ان کو اسلام مقدم کرنا پڑا۔ اور ایسے واقعات پیش آئے۔ جن میں باپ نے بیٹے کو یا بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ مراتب کا لحاظ رکھا جاوے۔

گر حفظِ مراتب نکنی زندیقی

ایک شخص ہے جو (۔) سخت دشمن ہے۔ (۔) وہ اس قابل ہے کہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی جاوے لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اس کے قصور سے درگزر کیا جاوے اور اس سے ان تعلقات پر زد نہ پڑے جو وہ رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 262)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

سیکیورٹی گارڈز کی درخواستیں مطلوب ہیں

☆ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے حضرات جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک ہو اور عمر 45 سال سے زیادہ نہ ہو۔ انٹرویو کے لئے اپنی درخواستوں کے ساتھ مورخہ 17 جنوری 2004ء بروز ہفتہ بوقت 9:00 بجے صبح ہسپتال تشریف لائیں۔ درخواستیں صدر صاحب محلہ سے تصدیق شدہ ہونی چاہئیں۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 285)

ربانی سپاہیوں کی روحانی وردی

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قلم مبارک سے مقربان درگاہ عالی اور درمولیٰ کے پاک بندوں پر نازل ہونے والے ابتلا کا عارفانہ فلسفہ:۔

''وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچادے۔ اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھادے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور **قرآن شریف** اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی۔ ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتے ہیں اگر یہ ابتلا درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پاسکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگادی اور ثابت کردکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپالیا اور خداتعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت وسختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب وشدائد کا باران پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر انہیں مشکلات راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اول درجہ کے پاس یافتہ ہوکر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہوگئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہوگئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے عوام الناس جیسے خداتعالیٰ کو شناخت نہیں کرسکتے ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کرسکتے کہ ان کے انجام سے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کردیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے **اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔**''

(''اشتہار حقانی تقریر مورخہ یکم دسمبر 1888ء)

اجتہادی غلطی

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''یہ بھی نہیں سمجھنا چاہئے کہ کسی اجتہادی غلطی سے ربانی پیشگوئیوں کی شان وشوکت میں فرق آجاتا ہے یا وہ نوع انسان کے لئے چنداں مفید نہیں رہتیں یا وہ دین اور دینداروں کے گروہ کو نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ اجتہادی غلطی ہو بھی تو محض درمیانی اوقات میں بطور ابتلا کے وارد ہوتی ہے اور پھر اس قدر کثرت سے سچائی کے نور ظہور پذیر ہوتے ہیں اور **تائیدات الٰہیہ اپنے جلوے دکھاتی ہے کہ گویا ایک دن چڑھ جاتا ہے۔**''

(حقانی تقریر۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 11)

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

جذبِ شوق

شب الم گزار کر سحر کی ہم اماں میں ہیں
مگر یہ ... دیں نہ جانے کس گماں میں ہیں
جگا دیئے ہیں اس طرح دلوں میں تو نے ولولے
کہ بجلیوں کے معرکے درون جسم و جاں میں ہیں
تری فسوں گری سے ہم طلسم شش جہت میں ہیں
ہمیں خبر نہیں کہ ہم کہاں پہ کس جہاں میں ہیں
زمیں پہ ہیں رواں دواں یہ روشنی کے قافلے
خجل ہیں ان کو دیکھ کے جو تارے کہکشاں میں ہیں
دلوں میں جل رہی ہے جو ترے چراغ کی ہے لَو
ترے قریب ہو کے ہم حصارِ ضوفشاں میں ہیں
تجھی کو دیکھ دیکھ کر گزارتے ہیں زندگی
ترے ہی ہیں خیال میں ترے ہی آستاں میں ہیں
اگرچہ ہم حقیر ہیں غبار راہ کی طرح
مگر یہ بات کم نہیں کہ تیرے کارواں میں ہیں
تری نگاہِ ناز سے مراد پا گئے ہیں ہم
یقیں ہوا ہے عرصۂ حیات جاوداں میں ہیں
تری صفات کا بیاں مری بساط میں نہیں
کہ جلوۂ ہزار رنگ تیرے بوستاں میں ہیں
خراج دے رہے ہیں ہم تجھے دل و نگاہ کا
کہ تیرے واسطے سے ہم زمیں سے آسماں میں ہیں
یہ میرا جذب شوق ہے نہاں مرے حروف میں
عیاں ہیں سب حضور پر نگیں جو خاکداں میں ہیں

عبدالکریم خالد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

(مرتبہ: صفدر نذیر صاحب گولیکی)

تعارف اشتہارات حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود نے 1878ء تا 1908ء جو اشتہارات شائع فرمائے تھے۔ ان کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔ ان کا مطالعہ انتہائی ایمان افروز ہے۔

حضور نے اپنے مقابلہ پر آنے والوں کو جتنے چیلنج اتمام حجت کے لئے دیئے اکثر وہ اشتہارات میں ہی درج ہیں:۔

یہ اشتہارات حجج قاطعہ و براہین نیرہ اور زندہ خدا کے زندہ کلام سے پر ہیں۔ اور یہ روحانی اسلحہ کا اہم حصہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین کے غلبہ کے لئے عطا فرمائے تھے۔ آپ نے ''فتح اسلام'' میں تائید حق کے کارخانہ کے لئے پانچ شاخوں کا ذکر کیا ہے جس میں دوسری شاخ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہار جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات (دینی) حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے''۔

ارواح موجودہ کی حقیقت

بعنوان: پانسو روپیہ

یہ اشتہار حضرت اقدس مسیح موعود نے 2 مارچ 1878ء کو بعنوان اشتہار پانسو روپیہ شائع فرمایا۔

اشتہار شائع کرنے کی غرض بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ 7 دسمبر 1877ء کے وکیل ہندوستان وغیرہ اخبار میں بعض لائق فائق آریہ سماج والوں نے روحوں کے متعلق اپنا یہ اصول شائع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشر کو ان کی تعداد معلوم نہیں.......... حضور نے 9 فروری سے 9 مارچ تک اخبار سفیر ہند کے پرچوں میں بخوبی اس بات کو رد فرمایا اور پھر اس اشتہار میں مزید وضاحت کے ساتھ اور تحدی کے ساتھ 5 صد روپیہ انعامی چیلنج کے ساتھ یہ اشتہار شائع فرمایا۔ اور فرمایا کہ:۔

''اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں میں سے بپابندی اصول مسلمہ رہنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے کہ

''ارواح موجودہ جو سوا چار ارب کی مدت میں کل دورہ اپنا پورا کرتے ہیں بے انت ہیں اور ایشور کو تعداد ان کا نامعلوم رہا ہوا ہے''

تو میں اس کو مبلغ 5 سو روپیہ بطور انعام کے دونگا۔

باوا صاحب کی شرائط کا ایفاء

بعنوان: ''باوا صاحب کی شرائط مطلوبہ پرچہ سفیر ہند 23 فروری 1878ء کا ایفاء اور نیز چند امور واجب العرض'' بہ تفصیل ذیل شائع فرمایا

یہ اشتہار باوا نرائن سنگھ صاحب وکیل کے کہنے پر آپ نے تحریر فرمایا اور لفظ ''جرمانہ'' کے بجائے لفظ انعام لکھنے کی وجہ صرف باوا صاحب کی رضا جوئی بیان فرمائی۔ اور تحریر کیا کہ قانونی طور پر لفظ جرمانہ ہی درست تھا۔

باوا صاحب کی شرط دوم کے مطابق آپ نے ایک خط بقلم خود تحریر کر کے باقرار مضمون مشتہرہ باوا صاحب ارسال کیا۔ اور تحریر فرمایا کہ ''چونکہ مجھ کو اتمام حجت مطلوب ہے اس لئے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر اس ثبوت پر کفایت نہ کر کے پھر باوا صاحب اقرار نامہ اشٹام کا مطالبہ کریں گے تو فوراً اقرار نامہ مطلوبہ ان کا معرفت مطبع سفیر ہند کے یا جیسا مناسب ہو خدمت میں بھیجا جاوے گا''

شرط سوم باوا صاحب کی رقم کی وصولی کے متعلق اطمینان چاہنے سے متعلق تھی جس پر حضرت اقدس نے انہیں اطمینان دلایا کہ فکر نہ کریں اپنا ایک معتبر آدمی بٹالہ بھیج کر ہمارے مکانات واراضی جو چھ سات ہزار روپیہ کی ہے کے متعلق دریافت کر کے مضطرب دل کی تسلی کر لیں۔ حضرت اقدس نے یہ بھی واضح فرمایا کہ شرط چہارم میں باوا صاحب نے 3 نام بطور منصفان کے درج کئے تھے حضرت اقدس نے ایک نیا نام فاضل آریہ کا اور دو نام مسلمانوں کے حکیم محمد شریف صاحب امرتسری، مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری (بٹالوی) شامل فرمائے اور اسی طرح دو مسیحی مذہب کے ممبران کے نام شامل کئے۔

مسئلے کے تصفیہ کا طریقہ آپ نے یہ فرمایا کہ ''بعد طبع ہونے جواب آپ کے ان صاحبوں کو جو حسب مرضی فریقین ثالث قرار پائے ہیں میں بذریعہ خانگی خطوط کے اطلاع دی جائے گی لیکن ہر ایک فریق ہم دونوں میں سے ذمہ دار ہوگا کہ اپنے منصفین مجوزہ کو آپ اطلاع دے''

پھر فرمایا کہ ہر دو منصفین ہمارے سوالات کو غور سے پڑھیں گے اور پھر آپ کے جوابات دیکھیں گے۔ اور ان پر تبصرہ مدلل لکھ کر سفیر ہند میں شائع کریں گے مگر رلیا رام صاحب کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے پرچہ میں شائع کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں جب تمام مواد شائع ہو جائے گا تو کثرت رائے پر فیصلہ ہوگا۔ اگر ایک نمبر بھی زیادہ ہوا تو باوا صاحب کو ڈگری ملے گی۔ ورنہ وہ مغلوب قرار پائیں گے۔

بعد ازاں اشتہار نمبر 1 جس میں آپ نے 500 سو روپیہ دینے کا اعلان فرمایا تھا اس کا ذکر کیا ہے۔ اور باوا نرائن صاحب کو بھی اپنے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ابھارا ہے اور رقم حاصل کرنے کے لئے کہا ہے۔

جلسہ ہونا چاہئے

بعنوان: اعلان

یہ آپ نے 10 جون 1878ء کو تحریر فرمایا جس میں سوامی دیانند سرسوتی کی طرف سے اور مزید تین افراد کی طرف سے ایک پیغام کا ذکر فرمایا جو انہوں نے بھیجا تھا کہ

''اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں ہیں لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی سے باہر نکالی جاتی ہیں''

یہ بات لکھنے کے بعد سوامی صاحب نے چاہا کہ حضرت اقدس کے ساتھ بحث بالمواجہ کی جائے جسے حضرت صاحب نے منظور فرماتے ہوئے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی اور مقصد یہ تھا کہ اگر یہ بحث بالمواجہ ہو تو اس کا فائدہ عوام الناس کو پہنچے اور حقیقت حال لوگوں کو پتہ چلے۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا:۔

''جلسہ ہونا چاہئے اس جلسہ میں شرط یہ ہے کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلیٰ کہ تین صاحب ان میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے قرار پائے گا اول تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب اور پھر ہم جواب الجواب دیں گے اور بحث ختم ہو جائے گی۔

مزید حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

''اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا کوئی جواب مشتہر نہ کیا تو بس سمجھو کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے تابعین کے آنسو پونچھتے تھے..........

تناسخ کا ردّ

بعنوان: اعلان متعلقہ مضمون ابطال تناسخ و مقابلہ وید و فرقان مع اشتہار پانسو روپیہ جو پہلے بھی بمباحثہ باوا صاحب مشتہر کیا گیا تھا

اس اشتہار میں پنڈت کھڑک سنگھ کے قادیان آنے اور بحث کرنے کا حضور نے ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان کی خواہش کے مطابق ''دوبارہ تناسخ اور مقابلہ وید اور قرآن کے گفتگو کرنا قرار پایا''۔ اسی غرض سے حضور نے ایک مضمون ابطال تناسخ تحریر فرمایا جس میں تمام دلائل قرآن مجید سے لئے۔ اور پھر یہ مضمون جلسہ عام میں پنڈت صاحب کی موجودگی میں پڑھ کر سنایا گیا تاکہ پنڈت صاحب اثبات تناسخ میں وید کی شرتیاں پیش کر کے اس مسئلہ کو حل کر دیں لیکن حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ پنڈت صاحب نے عجز مطلق ظاہر کیا اور صرف دو شرتیاں رگوید سے پیش کیں اور جن میں ان کے خیال کے مطابق تناسخ کا ذکر تھا۔ حالانکہ انہیں چاہئے تھا کہ وہ اپنے وید سے دلائل قرآن کے مقابلہ میں کچھ پیش کرتے مگر افسوس کہ کچھ بھی نہ بول سکے۔ اور واپس اپنے گاؤں جا کر ایک مضمون بھیجا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی وہ مقابلہ مابین قرآن و وید بر مسئلہ تناسخ بذریعہ اخبار چاہتے ہیں۔

حضرت صاحب نے اس بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ درست ہے۔ ہم تو اپنا مضمون جلسہ میں سنا چکے ہیں جو قرآنی دلائل سے لکھا گیا ہے۔

پنڈت صاحب پر لازم ہے کہ مضمون اپنا جو دلائل وید سے بمقابلہ مضمون ہمارے کے مرتب کیا ہو پرچہ سفیر ہند یا برادر ہند یا آریہ درپن میں طبع کرا دیں''

نیز حضور نے منصفین کا تذکرہ بھی کیا اور پھر 4 فوائد اس طرح بحث کرنے کے بیان فرمائے۔

اول یہ کہ بحث تناسخ کی بہ تحقیق تمام فیصلہ پا جائے گی۔

دوم اس موازنہ اور مقابلہ سے امتحان وید اور قرآن کا بخوبی ہو جائے گا اور بعد مقابلہ کے جو فرق اہل انصاف کی نظر میں ظاہر ہوگا وہی فرق قول فیصل متصور ہوگا۔

سوم یہ فائدہ کہ اس التزام سے ناواقف لوگوں کو عقائد مندرجہ وید اور قرآن سے بکلی اطلاع ہو جائے گی۔

چہارم یہ فائدہ کہ یہ بحث تناسخ کی کسی ایک شخص کی رائے خیال نہیں کی جائے گی بلکہ محول بکتاب ہو کر اور معتاد طریق سے انجام پکڑ کر قابل تشکیک اور تزئیف نہیں رہے گی۔

مزید فرمایا کہ پنڈت صاحب کے علاوہ کوئی اور صاحب کمال بھی شامل ہو سکتے ہیں.......... جواب نہ دینے کی صورت میں ان پر ہمیشہ کیلئے ڈگری ہو جائے گی۔ اور کامیابی کی صورت میں 500 روپے انعام ملے گا۔ (گزشتہ اشتہارات میں اس کا ذکر آ چکا ہے)

اشتہار کے آخر پر فرمایا:۔

''یہ گزارش ہے کہ اب اپنی اس استعداد علمی کو روبروئے فضلائے نامدار ملت مسیحی اور برہمو سماج کے دکھلا دیں اور جو جو کمالات ان کی ذات سامی میں پوشیدہ ہیں منصۂ ظہور میں لا دیں''۔

حقانیت قرآن و صداقت دین

بعنوان: اشتہار بغرض استعانت و استظہار از

انصار دین محمد مختار صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الابرار

یہ اشتہار مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے رسالہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر 4 جلد دوئم اپریل 1879ء میں شائع ہوا۔ یہ اشتہار کتاب براہین احمدیہ کے مقاصد اور انعامی چیلنج سے متعلق ہے۔ فرماتے ہیں اس کتاب کی تصنیف کا باعث پنڈت دیانند صاحب اور ان کے اتباع ہیں جو اپنی امت کو آریہ سماج کے نام سے مشہور کر رہے ہیں اور بجز اپنے وید کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم السلام کی تکذیب کرتے ہیں اور نعوذ باللہ توریت زبور انجیل۔ فرقان مجید کو محض افتراء سمجھتے ہیں اور ان مقدس نبیوں کے حق میں ایسے توہین کے کلمات بولتے ہیں کہ ہم سن نہیں سکتے۔ ایک صاحب نے ان میں سے اخبار سفیر ہند میں بطلب ثبوت حقانیت فرقان مجید کئی دفعہ ہمارے نام اشتہار بھی جاری کیا ہے اب ہم نے اس کتاب میں ان کا اور ان کے اشتہاروں کا کام تمام کر دیا ہے اور صداقت قرآن و نبوت کو بخوبی ثابت کیا''۔

پھر اہل دین کو اس کتاب کے اخراجات میں حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

''اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے تو کتاب بسہولت چھپ جائے گی ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا''

آخر پر آپ نے یہ دعا دی:-

''خدا اس کو مبارک کرے اور گمراہوں کو اس کے ذریعہ سے اپنے سیدھے راہ پر چلاوے۔ آمین

براہین احمدیہ کی قیمت اور اشاعت کے لئے اعانت

بعنوان: اعلان کتاب براہین احمدیہ کی قیمت و تاریخ طبع

یہ اشتہار 3 دسمبر 1879ء کو تحریر فرمایا اور اخبار سفیر ہند میں 20 دسمبر 1879ء کو شائع ہوا۔

غرض اس اشتہار کی یہ تھی کہ کتاب براہین احمدیہ پر اخراجات زیادہ آئے تھے اور اس امید پر کم قیمت رکھی تھی کہ ذی ہمت اور اولوالعزم احباب اعانت فرمائیں گے مگر ایسا نہ ہوا چند ایک احباب نے جنہوں نے اعانت فرمائی حضور نے ان کے نام درج فرمائے۔

1۔ نواب صاحب بہادر فرمانروائے ریاست لوھارو

2۔ خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر وزیراعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ

ان دو کے علاوہ بارہ افراد کی فہرست دی ہے

☆۔ جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بالقابہ والیہ بھوپال

☆۔ جناب مولوی محمد چراغ علی خان صاحب نائب معتمد مدار المہام دولت آصفیہ حیدرآباد دکن۔

☆۔ جناب غلام قادر خان صاحب وزیر ریاست نالہ گڑھ پنجاب۔

☆۔ جناب نواب مکرم الدولہ [illegible] حیدرآباد۔

☆۔ جناب نواب نظیر الدولہ بہادر بھوپال۔

☆۔ جناب نواب سلطان الدولہ بہادر بھوپال۔

☆۔ جناب نواب علی محمد خان صاحب بہادر لودھیانہ پنجاب۔

☆۔ جناب نواب غلام محبوب سبحانی خان صاحب بہادر رئیس اعظم لاہور۔

☆۔ جناب نواب محمد فیروز الدین خان صاحب بہادر وزیراعظم ریاست بہاولپور۔

☆۔ جناب سردار غلام محمد خان صاحب رئیس واہ۔

☆۔ جناب مرزا اسعید الدین احمد خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور۔

موٹی اور ضخیم کتاب کی قیمت 5 روپے رکھی گئی تھی جب کہ اخراجات فی کتاب 20 روپے آتے تھے۔ اس لئے حضور نے 5 روپے کی بجائے 10 روپے قیمت مقرر فرمائی اور جن کے نام پہلے آ چکے تھے انہیں 5 روپیہ میں ہی دینے کا وعدہ کیا مزید فرمایا کہ اگر اس دوران اعانت کی رقم اس قدر آ گئی کہ جو کمی کو پورا کر دے تو پھر بھی بذریعہ اعلان ہم شائع کر دیں گے اور قیمت پہلے والی ہی رکھیں گے۔ مزید آپ نے فرمایا کہ کتاب جنوری 1880ء میں شائع ہو جائے گی۔ حضور نے مندرجہ بالا افراد (فہرست) کا مکرر شکریہ ادا کیا جنہوں نے سب سے پہلے اس کتاب کی اعانت کے لئے بنیاد ڈالی اور خریداری کتب کا وعدہ فرمایا۔

الہام سے متعلق بحث

بعنوان: خط

یہ خط جو ایک اشتہار کی مانند تھا 17 جون 1879ء کو پنڈت شیو نارائن اگنی ہوتری کے نام لکھا گیا۔ حضرت اقدس کسی مقدمہ کے سلسلہ میں امرتسر تشریف لے جا رہے تھے۔ اور وقت کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اس وقت مجھے دو گھنٹہ کی بھی فرصت نہیں اس لئے آپ کا جواب واپس آ کر لکھوں گا''۔ بہر حال حضرت صاحب نے بحث الہام کے سلسلہ میں دو ثالثوں کو مقرر کرنے کا ذکر کیا جن کی رائے کے ساتھ بحث شائع ہو۔ دو ثالثوں کے لئے فرمایا کہ ایک براہم سماج کے فضلاء میں سے اور ایک انگریز ہو۔ اور ساتھ ہی ایک نام کیشپ چندر کا تجویز فرمایا اور منصفوں کے متعلق فرمایا:-

مگر منصفوں کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ صرف اتنا ہی لکھیں کہ ہماری رائے میں یہ ہے یا وہ ہے بلکہ ہر ایک فریق کی دلیل کو اپنے بیان سے توڑنا یا بحال رکھنا ہوگا۔ دوسرے یہ مناسب ہے کہ اس مضمون کو رسالہ میں متفرق طور پر درج نہ کیا جائے کہ اس میں مصنف کو دوسرے نمبروں کا مدت دراز تک انتظار کرنا پڑتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ یہ سارا مضمون ایک ہی دفعہ برادر ہند میں درج ہو یعنی تین تحریریں ہماری طرف سے اور تین ہی آپ کی طرف سے ہوں اور ان پر دونوں منصفوں کی مفصل رائے درج ہو۔

مزید فرمایا:-

''پھر دو جلدیں اس رسالہ کی منصفوں کی خدمت میں مفت بھیجی جائیں''

براہین احمدیہ کی عظمت اور چندہ کی تحریک

بعنوان: اشتہار تصنیف کتاب براہین احمدیہ بجہت اطلاع جمیع عاشقان صدق و انتظام سرمایہ طبع کتاب

یہ اشتہار ''سفیر ہند'' میں شائع ہوا۔ جس میں براہین احمدیہ کتاب کے متعلق تفصیلی بیان درج ہے۔ کتاب کی عظمت اور دلائل سے بھر پور سچی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ اور دلائل کو توڑنے والوں کے لئے 10 ہزار روپے اپنی کل جائیداد ملکیتی بطور انعام دینے کا وعدہ کیا گیا ہے اور اعانت و مدد کے لئے اخوان مومنین و برادران کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ بہ نیت معاونت اور نصرت دین متین کے اس کتاب کے چندہ میں حسب توفیق شریک ہوں۔

دعویٰ ماموریت کا ذکر

یہ اشتہار مرتضائی پریس لاہور سے شائع ہوا اور اس کے اوپر صرف بسم اللہ لکھی ہوئی ہے۔ اس میں آپ نے دعویٰ ماموریت کا ذکر کیا ہے اور براہین احمدیہ کتاب جس کے اس وقت تک 37 جز چھپ چکے تھے کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ مکمل کتاب کے شائع ہونے میں ابھی وقت لگنا تھا اس لئے حضور نے اس خط کی 240 کاپیاں مع اشتہار انگریزی (تعداد 8 ہزار) چھپوائیں تا کہ ہندوستان انگلستان اور جہاں تک ارسال خط ممکن ہو پادری صاحبان کو بھیجا جائے۔

اور اس خط کی خاص بات یہ ہے کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

''خط ملنے پر اگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو آپ پر حجت تمام ہوگی''

اسی طرح آپ نے حجت تمام کرنے کے لئے قادیان آنے کی بھی دعوت دی۔ اور فرمایا ''بعد انتظار تین ماہ کے آپ کی عدم توجہی کا حال درج حصہ پنجم کتاب ہوگا''۔

اور ساتھ ہی یہ بھی سہولت دی کہ اگر کوئی شخص قادیان آوے اور سال بھر رہے اور اس کی تسلی نہ ہو تو ہر ماہ کے دوسو روپیہ کے حساب سے ہم سے حرجانہ وصول کرے اور اگر رقم کم محسوس کرے تو اپنی طرف سے اپنی شان کے لائق مقرر کر لے تو ہم اس کو بشرط استطاعت قبول کریں گے۔ مزید فرمایا کہ ''تشریف آوری کے لئے بذریعہ رجسٹری ہم سے اجازت طلب کریں اور جو لوگ حرجانہ یا جرمانہ کے طالب نہیں ان کو اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں۔

مومن کا ثبات قدم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو مولویوں نے یہ فتویٰ دے دیا کہ جو شخص مرزا صاحب کے پاس جائے گا یا ان کی تقریروں میں شامل ہوگا۔ اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ یہ کافر اور دجال ہیں ان سے بولنا ان کی باتیں سننا اور ان کی کتابیں پڑھنا بالکل حرام ہے۔ بلکہ ان کو مارنا اور قتل کرنا ثواب کا موجب ہے مگر آپ کی موجودگی میں انہیں فساد کی جرأت نہ ہوئی۔ کیونکہ چاروں طرف سے احمدی جمع تھے۔ انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ان کے جانے کے بعد فساد کیا جائے۔ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود وہاں سے روانہ ہوئے اور گاڑی میں سوار ہوئے تو دور تک آدمی کھڑے تھے جنہوں نے پتھر مارنے شروع کر دئے۔ مگر چلتی گاڑی پر پتھر کس طرح لگ سکتے تھے۔ شاذ و نادر ہی ہماری گاڑی کو کوئی پتھر لگتا۔

وہ مارتے ہم کو تھے اور لگتا ان کے کسی اپنے آدمی کو تھا۔ پس ان کا یہ منصوبہ تو پورا نہ ہو سکا۔ باقی احمدی جو حضرت مسیح موعود کی وجہ سے وہاں جمع تھے ان میں سے کچھ تو اردگرد کے دیہات کے رہنے والے تھے جو آپ کی واپسی کے بعد ادھر ادھر پھیل گئے اور جو تھوڑے سے مقامی احمدی رہ گئے یا باہر کی جماعتوں کے مہمان تھے ان پر مخالفین نے اسٹیشن پر ہی حملے شروع کر دیئے۔ ان لوگوں میں سے جن پر حملہ ہوا ایک مولوی برہان الدین صاحب بھی تھے۔ مخالفوں نے ان کا تعاقب کیا۔ پتھر مارے اور برا بھلا کہا۔ اور آخر ایک دوکان میں انہیں گرا لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ گوبر لاؤ ہم اس کے مونہہ میں ڈالیں۔ چنانچہ وہ گوبر لائے اور انہوں نے مولوی برہان الدین صاحب کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیا۔ جب وہ انہیں مار رہے تھے اور گوبر ان کے مونہہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے تو بجائے اس کے کہ مولوی صاحب انہیں گالیاں دیتے یا شور مچاتے جنہوں نے وہ نظارہ دیکھا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ کہتے جاتے تھے کہ سبحان اللہ! یہ دن کسے نصیب ہوتا ہے۔ یہ دن تو اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے آنے پر ہی نصیب ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جس نے مجھے یہ دن دکھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر میں ہی جو لوگ حملہ کر رہے تھے ان کے نفس نے انہیں ملامت کی اور وہ شرمندگی اور ذلت سے آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تو بات یہ ہے کہ جب دشمن دیکھتا ہے کہ یہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں تو کہتا ہے آؤ ہم انہیں ڈرائیں۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 582)

ہدایت کے لئے رفقاء مسیح موعود کی دعائیں اور ان کی قبولیت

مرتبہ: عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت جان محمد صاحب

حضرت جان محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ڈسکہ پہنچ کر ضمیر نے ملامت کی- زندگی کا کیا اعتبار ہے- پھر دل میں آیا- کہ استخارہ کر لینا چاہئے- حضرت مسیح موعود کا فرمان ہے کہ ہرایک کام میں استخارہ کر لینا چاہئے- سجدہ میں رب العالمین کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرنی شروع کیں- الٰہی تو ہادی ہے- اگر یہ سلسلہ تیری ہی طرف سے ہے تو مجھے ہدایت دے اور میری رہنمائی کر- چند روز کے بعد میرے مرشد حضرت پیر حنین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقش بندی مجددی آپ کا وصال ہو چکا ہوا تھا- خواب میں نہایت محبت سے جیسا کہ اپنی حیاتی میں پیش آیا کرتے تھے- ملے فرمایا- اب ان کا راج ہے فوراً بیعت کر لے- پھر چند دن کے بعد ایک نورانی بزرگ بمعہ حضرت شاہ صاحب ایک جگہ تشریف فرما دیکھے- حضرت شاہ صاحب مؤدب دو زانوں بزرگ کی خدمت میں بیٹھے تھے- ان بزرگ نے حضرت شاہ صاحب کو میری طرف اشارہ کر کے فرمایا- آپ نے اس شخص کو بیعت کے لئے نہیں کہا؟ شاہ صاحب نے جواباً عرض کیا- میں نے اس کو تاکید کر کے کہہ دیا ہے- مگر معلوم نہیں کہ یہ کیا سوچ رہا ہے- پھر نورانی بزرگ سے فرمایا- اس کو کہہ دیں کہ جلدی بیعت کر لے- ورنہ پچھتائے گا- پھر میری آنکھ کھل گئی- پھر چند روز کے بعد تیسرے بزرگ جن کے نورانی چہرے کی میں تاب نہ لا سکا بمعہ پہلے دو بزرگوں کے رویا میں دیکھے- اور پہلے دونوں بزرگ تیسرے بزرگ کے حضور مؤدب بیٹھے تھے- یہ تیسرے بزرگ دوسرے سے مخاطب ہوئے- اور فرمایا- آپ نے شاہ صاحب سے نہیں کہا- کہ اس شخص کو بیعت کرنے کی تاکید کریں- دوسرے بزرگ نے عرض کیا- شاہ صاحب فرماتے ہیں- میں نے کہہ دیا ہے- مگر خبر نہیں یہ کس سوچ میں ہے؟ اس کے بعد تیسرے بزرگ نے بہت رعب دار آواز سے فرمایا- جلدی بیعت کر لے ورنہ پچھتائے گا- آپ نے ایسے زور سے فرمایا کہ میں کانپ کر اٹھ بیٹھا- میری بیوی نے مجھ سے کہا- کہ آپ کیوں کانپ اٹھے ہیں؟ میں نے حقیقت ان سے بیان کی- تو میری بیوی نے کہا- جب آپ کو بار بار بیعت کی تاکید ہوتی ہے- تو پھر آپ کیوں بیعت نہیں کر لیتے- یہ فروری 1901ء تھا- اور وہ مردم شماری کے دن تھے- میں نے پٹواری کو مذہب کے خانہ میں احمدی لکھا دیا- کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اعلان کیا ہوا تھا- جو میں نے اخبار الحکم میں پڑھا تھا- اس مردم شماری میں جو احمدی ہیں- یا احمدیت کے قریب ہیں- وہ مذہب کے فرقہ کے خانے میں احمدی درج کرائیں- تاکہ دعاؤں میں وہ بھی آ جائیں- میں نے اپنی بیوی بچوں کے نام بھی احمدی لکھا دیئے- 25/اپریل 1901ء میں دس روز کی رخصت لے کر قادیان دارالامان حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا- ان دنوں حضور پرنور کی صحت خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی تھی- جناب بیت مبارک کی چھت پر حلقہ خدام میں نماز مغرب کے بعد عشاء کی نماز تک شاہ نشین پر آرام فرماتے- اور کلمات طیبات سنایا کرتے تھے- گویا عجیب نورانی وقت گزرتا تھا- جب حضور انور نماز مغرب کے بعد شاہ نشین پر رونق افروز ہوئے- تو اس احقر العباد نے مؤدبانہ کھڑے ہو کر بیعت کی درخواست کی- حضرت اقدس نے دریافت فرمایا- کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ اس عاجز نے عرض کیا- حضور میں انگلو ورنیوکلر مڈل سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں اول مدرس ہوں- حضور نے فرمایا- پھر آپ رخصت لے کر آئے ہوں گے- میں نے عرض کیا- کل سے دس روز کی رخصت ہے آپ نے ارشاد فرمایا- بہت دن ہیں- آپ یہاں رہیں- میں بیٹھ گیا- اور میرا ایمان بڑھ گیا- اور دل نے گواہی دی کہ حضور صادق ہیں اور صحبت سے فیض یاب ہونے کا سبق سکھاتے ہیں- پانچ روز گزرنے کے بعد پھر میں نے بیعت کی درخواست کی- حضرت اقدس نے فرمایا- آپ کی رخصت کے کتنے دن باقی ہیں- میں نے عرض کیا کہ پانچ دن- حضرت نے فرمایا- بہت دن ہیں اور ٹھہریں- حضور نے ان دنوں ایسے ایسے کلمات طیبات ارشاد فرمائے- جن باتوں کی نسبت میں پوچھنا چاہتا تھا- وہ اکثر ان دنوں حل ہو گئیں- اور مجھے سوال کرنے کی نوبت نہ آئی- میں حضور کے بہت نزدیک بیٹھا کرتا تھا- اس خیال سے کہ حضور کے لباس مبارک سے برکت حاصل کروں- اور جسم مبارک چھوا کروں- اس لئے جب کبھی موقع ملتا قدم مبارک بھی دبایا کرتا تھا- جب رخصت کا ایک دن باقی رہا- تو اس پرتقصیر گناہ گار نے کھڑے ہو کر عرض کیا- کہ حضور میری رخصت کا ایک دن باقی ہے- اور پرسوں میں نے سکول میں حاضر ہونا ہے- میری بیعت منظور فرمائی جائے- حضور پرنور نے فرمایا آ جائیں- حضور نے ہاتھ میں ہاتھ لے کر بیعت لی- اور دعا فرمائی- دعا کے بعد مجھے جانے کی اجازت دے دی اور اس کے بعد میں کھڑا ہو گیا- سب لوگ میری طرف دیکھنے لگے- میں نے عرض کی- کہ جناب میں نے ایک بزرگ کی بیعت کی ہوئی تھی- ان بزرگوں کا کئی سال سے وصال ہو چکا ہوا ہے- ان کے صاحبزادے ہیں- میں ان کی خدمت بھی کرتا ہوں- اب حضور میں نے آپ کی بیعت کر لی ہے- صاحبزادہ صاحب سے میرا کیا برتاؤ ہو- حضرت اقدس نے فرمایا- جب وہ بزرگ آپ کے پاس تشریف لایا کریں- تو آپ ان کی خدمت پہلے سے بھی زیادہ کریں- تاکہ ان کو معلوم ہو کہ آپ نے اخلاق میں کیا ترقی کی ہے- اور کس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے- آپ کی وہ پہلی بیعت ایسی تھی- جیسا کہ پانی نہ ملنے کے وقت مٹی پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیا جاتا ہے- اب آسمان سے خالص پانی آ گیا ہے- اب تیمم کی ضرورت نہیں رہی- اب اور کسی کی بیعت نہیں ہے- اور سب بیعتیں جاتی رہیں- بلکہ ان بزرگوں کو بھی دعوت الی اللہ کریں-

(رجسٹر روایات نمبر 7 صفحہ 37 تا 38)

حضرت مرزا رسول بیگ صاحب

حضرت رسول بیگ صاحب اپنا ایمان افروز واقعہ رقمطراز ہیں: کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر جماعت میں اختلاف ہوا تو مرزا رسول بیگ صاحب بمقام چمن آباد (ریاست بہاولپور) میں تھے- ایک طرف مولوی علی احمد صاحب حقانی کے راولپنڈی سے خلافت کی تائید میں اور دوسری طرف آپ کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے خلافت ثانیہ کے خلاف خطوط آنے شروع ہوئے- آپ نے ایک رات استخارہ کیا اور صبح کی نماز سے کچھ وقت قبل اپنے اہل خانہ سے کہا کہ لو جی! ہمارا فیصلہ ہو گیا- میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک رسہ لٹک رہا ہے- میں نے اسے پکڑا- یہ دیکھنے کے لئے کہ مضبوط ہے یا کہ نہیں دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس پر اپنا بوجھ ڈالا- جونہی میں نے بوجھ ڈالا اور دیکھا کہ رسہ مضبوط ہے- غیب سے آواز آئی "اسے مضبوطی سے پکڑو یہ میاں محمود کا رسہ ہے" یہ خواب سن کر آپ کے گھر والوں نے آپ کو مبارکباد کہی اور دن چڑھنے پر آپ نے اپنی بیعت کا خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھ دیا- (رفقاء احمد حصہ 2 صفحہ 67، 68)

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب تحریر فرماتے ہیں: کہ بندہ نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعائے استخارہ کی- اور دعا میں یہ درخواست تھی- کہ مولا کریم مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب میں ہوں یہ درست ہے یا نہیں- حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ہے وہ درست ہے؟ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں- لیکن رخ قبلہ کی طرف نہیں ہے- اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے- جس سے تفہیم ہوئی- کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے- دوسرے دن بعد نماز عشاء پھر رو رو کر بہت دعا کی- تو حضرت مسیح موعود نے خواب میں فرمایا- کہ اصل دعا کا وقت جوف اللیل کے بعد کا ہوتا ہے- جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آ جاتا ہے- اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آ جاتا ہے- اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعود کی غلامی اختیار کر لی-

(رجسٹر روایات نمبر 12 ص 222)

حضرت بابو فقیر علی صاحب

حضرت بابو فقیر علی صاحب کی قبولیت احمدیت کا دلچسپ واقعہ رفقاء احمد میں کچھ اس طرح رقم ہے: کہ آپ 1905ء میں بلوچستان کے پہلے سٹیشن جھٹ پٹ پر اسٹیشن ماسٹر متعین ہوئے- اس زمانہ میں پٹ سیکشن کا یہ پہلا اسٹیشن اجاڑ بیابان تھا- پچیس تیس میل اردگرد تک آبادی، پانی اور گھاس تک نہ تھا- سبی سٹیشن تک صرف ریلوے سٹیشنوں پر پانی دستیاب ہوتا تھا- جہاں ریلوے ٹینک میں یا تالاب میں پانی ذخیرہ رکھا جاتا تھا- منشی عبدالغنی صاحب اوجلوی نے وہاں آپ کو حضرت مسیح موعود کا اشتہار الانذار بھجوایا- آپ کو حضور کی کوئی کتاب یا مضمون بھی ملتا- اس کے مطالعہ سے آپ کا دل حضور کی صداقت کا قائل ہوتا- لیکن علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے مطالعہ سے آپ کے دل میں اضطراب پیدا ہوا کہ صداقت کدھر ہے- آپ

سنسان مقامات میں جا کر دعائیں کرتے کہ اے اللہ! تو میری رہنمائی فرمایا! اگر مرزا صاحب تیری طرف سے ہیں اور میں ان کو قبول کئے بغیر مر گیا تو کیا بنے گا۔ اور اگر بیعت کرلوں اور یہ امر غلط ہو تو کیا ہوگا ....

آپ نے اپنی رفیقہ حیات سے کہا کہ ان ایام میں میری موت واقع ہونے لگے تو حضرت مرزا صاحب کی فلاں تحریر میرے سامنے کر دینا۔ ایک دن اپنی چچی دادی محترمہ مریم صاحبہ اور اہلیہ اور ایک عزیز رشتہ دار کی معیت میں نماز فجر ادا کر کے آپ نے انہیں کہا کہ آپ سب گواہ رہیں کہ آج میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق فیصلہ کے لئے قرآن مجید کھولتا ہوں جو حضور اور مخالفین دونوں کا مشترک و مسلّم کلام الٰہی ہے۔ دائیں صفحہ کی تیسری سطر فیصلہ کن ہوگی۔ چنانچہ سورۃ یوسف کا یہ حصہ نکلا (۔) یعنی کہ یہ بندہ یہ تو پاک فرشتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تصرف ایسا ہوا کہ برملا آپ نے کہہ دیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان والے صادق من اللہ اور مسیح موعود ہیں۔

اور معاً اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی بیعت کا خط بھیج دیا جس میں تفصیل بالا بھی درج کر دی تھی اور چند دن میں منظوری کا جواب بھی موصول ہو گیا۔ آپ نے سٹیشن ماسٹر سمیت تمام عملہ ریلوے میں قبول احمدیت کا اعلان کر دیا۔ (رفقاء احمد جلد نمبر 3 صفحہ 20`21)

حضرت چوہدری فضل محمد صاحب ہرسیاں والے

حضرت چوہدری فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رقمطراز ہیں کہ پہلے میری سکونت موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کی تھی اور بعض دوست میرے پاس آ کر حضرت مسیح موعود کی کچھ باتیں کیا کرتے تھے اور میں کچھ سوال و جواب کیا کرتا تھا اتفاقاً جلسہ 96ء کے موقعہ پر جب کہ میں ایک دوست کو جوسری گوبند پور میں رہتا تھا۔ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے ملنے کے واسطے براستہ قادیان جا رہا تھا اور میں جب (بیت) اقصیٰ کے دروازہ کے سامنے پہنچا تو میرے ایک دوست محمد اکبر صاحب بٹالوی (بیت الذکر) کے اندر سے باہر نکلے اور مجھ سے ملے اور انہوں نے میرے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور مجھے گھوڑے سے اتار دیا اور فرمایا کہ آج جلسہ ہے۔ میں ہرگز آپ کو نہیں جانے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے میرا گھوڑا کسی رشتہ دار کے ہاں باندھ دیا۔ اور مجھے ساتھ لے کر (بیت الذکر) کے اندر چلے گئے۔ جب میں اندر گیا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود بیٹھے ہیں اور مولوی عبدالکریم صاحب تقریر فرما رہے تھے۔ میں وہاں بیٹھا رہا اور تقریریں سنتا رہا۔ چنانچہ میں دو دن قادیان شریف میں رہا اور میں نے چندہ بھی دیا۔ ایک دوست جو چندہ لے رہا تھا اس نے میرا نام پوچھا مگر میں نے اس کو نام نہ بتلایا اور چندہ دے دیا۔ آخری دن جب بیعت شروع ہوئی تو محمد اکبر صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر اوپر رکھ دیا۔ میں نے دل میں کہا کہ جب تک میرا ارادہ نہ ہو بیعت کیا ہوگی۔ خیر میں نے ہاتھ نہ اٹھایا اور دعا میں شامل ہو گیا۔ جب میں واپس گھر گیا تو میرے دل میں یہی خیال گزرا کہ قادیان میں سوائے قرآن شریف کے اور نیک دینی باتوں کے اور کچھ نہیں سنا۔ لوگ صرف یاد الٰہی میں مشغول ہیں۔ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے پیدا کرنے والے میرے محسن میں تیرا بندہ ہوں۔ گنہگار ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ تیری رضا کے مطابق کون چلتا ہے اس وقت تو مجھے اس رستہ پر چلا کہ جس پر تو راضی ہو تا کہ قیامت کے دن مجھے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ اے میرے مولا جب تو مجھے قیامت کو پوچھے گا تو اس وقت میں یہی عرض کروں گا کہ میرے پیارے اللہ میں بے علم تھا اور میں نے اپنا آپ تیرے حضور رکھ دیا تھا اور بار بار عرض کرتا تھا کہ اے میرے پیارے مجھے صحیح رستہ بتا اور اس پر مجھے چلنے کی توفیق بخش۔

کئی دن کے بعد میں بٹالہ میں سودا بزاری خریدنے کے لئے گیا تو میں پہلے اسی دوست محمد اکبر کے پاس چلا گیا۔ وہاں بھی باتیں شروع ہو گئیں اور انہوں نے ذکر کیا کہ کل سیٹھ صاحب مدراس سے تشریف لائے ہیں اور قادیان شریف گئے ہیں۔ چنانچہ ایسی باتوں سے میرے دل میں جوش پیدا ہوا اور میں نے اس دوست کو یعنی محمد اکبر کو کہا کہ اس روز آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بیعت والوں میں شامل ہونے کے لئے حضرت صاحب کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔ مگر میرا دل نہیں چاہتا تھا۔ مگر آج مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوش پیدا ہوا ہے اور اب میں اسی جگہ سے قادیان شریف جاتا ہوں اور سچے دل سے توبہ کر کے بیعت میں داخل ہوتا ہوں۔ اس پر میرے اس دوست نے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میرے ہمراہ قادیان پہنچے۔ جب میں بیعت کر کے اپنے گھر پہنچا تو میری بیوی نے پوچھا کہ آپ سودا لینے گئے تھے اور اب خالی ہاتھ آ رہے ہیں۔ اس پر مجھے خیال گزرا کہ حقیقت حال ظاہر کرنے سے یہ ناراض نہ ہو جائیں مگر میں نے ان کو سچ سچ کہہ دیا کہ میں قادیان شریف جا کر حضرت مسیح موعود کی بیعت کر آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے کچھ نہ کہا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

(رجسٹر روایات نمبر 14 ص 275)

حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب

حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

میں 1904ء میں یہاں آیا اور 1905ء میں بیعت کی۔ پہلے سلسلہ کے سخت مخالفت تھا۔ پورے نو ماہ مخالفت کی۔ کسی نے کہا کہ چالیس دن دعا کرو۔ تو تمہیں ہدایت مل جائے گی۔ چنانچہ میں نے باقاعدہ نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ اور دعا بھی کرتا رہا۔ اسی اثناء میں ایک دفعہ میں نے عصر کے وقت غنودگی کی حالت میں دیکھا کہ حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی (جو ان دنوں میری طرح طب کا علم سیکھ رہے تھے) میرے سامنے کشف کی حالت میں آ گئے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک مسواک ہے وہ مجھے دے کر کہتے ہیں کہ مولوی نورالدین صاحب نے آپ کو یہ مسواک دی ہے۔ ہم تو اتنی مدت سے بیٹھے ہیں ہمیں تو انہوں نے مسواک نہیں دی اور آپ کو انہوں نے یہ مسواک دی ہے۔ مسواک لینا تھا کہ نظارہ بدل گیا۔ نہ کاغانی صاحب نظر آئے اور نہ ہی مسواک ہاتھ میں رہی۔ اس وقت میں خلیفہ اول کے مطب کے جنوبی جانب کی کوٹھڑی میں بیٹھا ہوا تھا جب کہ یہ نظارہ دیکھا۔ عصر کے وقت یہ دیکھ کر دل میں ایک شگفتگی پیدا ہوئی۔ اس اثناء میں دعا کرتا رہا۔ ایک رات کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت خلیفہ اول کے مطب میں ایک جگہ بیٹھا ہوا ہوں حضرت مسیح موعود (اندر) مشرقی جانب اس جگہ منہ کر کے بیٹھے ہیں جہاں کہ حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اور لوگ ان کے سامنے بیٹھا کرتے تھے۔ اس نظارہ میں حضرت خلیفہ اول نظر نہیں آئے چند اشخاص حضرت مسیح موعود کے گرد جمع ہیں۔ میں بھی ایک آدھ گز کے فاصلہ پر ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں۔ مجھے کوئی نہیں پوچھتا۔ حضرت اقدس نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا۔ آپ میرے پاس کبھی آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے کوئی نہیں پوچھتا۔ تو اس کے جواب میں میں نے عرض کیا کہ اب جو میں آ گیا ہوں۔ فرمایا۔ اللہ فضل کر دے گا۔ یہ نظارہ دیکھ کر صبح دل ہشاش بشاش تھا اور وہ تمام اعتراضات جو دل میں تھے۔ یکے بعد دیگرے مٹنے شروع ہوئے۔ حتیٰ کہ پورے نو ماہ کے بعد میں نے 15 ستمبر 1905ء کو بیعت کر لی۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ صحیح معنوں میں میں دوبارہ پیدا ہوا۔ (رجسٹر روایات نمبر 14 صفحہ 258`259)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35582 میں ملیحہ صادق بنت راجہ محمد صادق قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/7380 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ملیحہ صادق بنت راجہ محمد صادق دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ریحان وصیت نمبر 31245 گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی وصیت نمبر 26103

مسل نمبر 35583 میں جمیلہ ارشد بنت محمد ارشد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی -/3514 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ جمیلہ ارشد بنت محمد ارشد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ریحان وصیت نمبر 31245 گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی وصیت نمبر 26103

مسل نمبر 35585 میں یاسر شہزاد احمد ولد مشتاق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد یاسر شہزاد احمد ولد مشتاق احمد دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد سلیمان وصیت نمبر 27167

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مسل نمبر 35586 میں منظور احمد ولد منصور احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ساڑھے چوبیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3220 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد منظور احمد ولد منصور احمد دارالفضل غربی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد مقصود ولد چوہدری نذر محمد احاطہ قصر خلافت ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا داؤد احمد ولد مرزا محمد یعقوب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 35587 میں ظہیر الدین عابد ولد محمد رمضان قوم مغل پیشہ مشین مین عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت مشینٹ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ظہیر الدین عابد ولد محمد رمضان طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل ولد چوہدری ملاخاں گوندل طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد رمضان ولد بشیر احمد طاہر آباد جنوبی ربوہ

مسل نمبر 35588 میں وجاہت محمود ولد چوہدری شفاعت محمود قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وجاہت محمود ولد چوہدری شفاعت محمود دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محفوظ الرحمٰن وصیت نمبر 7389 گواہ شد نمبر 2 امان اللہ سیال وصیت نمبر 21665

مسل نمبر 35589 میں کامران انوار ولد انوار الحق قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد کامران انوار ولد انوار الحق دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محفوظ الرحمٰن وصیت نمبر 7389 گواہ شد نمبر 2 امان اللہ سیال وصیت نمبر 21665

مسل نمبر 35590 میں سید نصیر احمد ولد سید منیر احمد قوم سید پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سید نصیر احمد ولد سید منیر احمد دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 امان اللہ سیال وصیت نمبر 21665 گواہ شد نمبر 2 نور احمد عابد وصیت نمبر 12531

ربوہ میں ایک مہمان کو اگر کانٹا بھی چبھ جائے تو ہمارے لئے بڑے دکھ اور شرم کی بات ہوگی

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

نکاح

مکرمہ عائشہ حمید صاحبہ بنت مکرم حمید اللہ ظفر صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم افضال احمد صاحب ابن مکرم داؤد احمد صاحب مہار راولپنڈی 50 ہزار روپے حق مہر پر 3/8 دارالیمن وسطی ربوہ میں مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے 30 دسمبر 2003ء کو دو بجے سہ پہر پڑھا۔ مکرمہ عائشہ حمید صاحبہ مکرم ماسٹر نصر اللہ خان مرحوم داتہ زیدکا کی پوتی اور مکرم چودھری رشید احمد صاحب باجوہ داتہ زیدکا کی نواسی ہیں۔ مکرم افضال احمد صاحب مکرم چودھری غلام محمد مہار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور چودھری بشیر احمد صاحب باجوہ سابق امیر جماعت احمدیہ داتہ زیدکا کے نواسے ہیں۔احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بہت برکت کا موجب بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سلطان بشیر طاہر صاحب کارکن وکالت دیوان شعبہ مربیان لکھتے ہیں۔مکرمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم وزیر محمد صاحب مرحوم والدہ مکرم محمد سعید انور صاحب معاون ناظر دارالضیافت 5 جنوری 2004ء کو بعمر 103 سال انتقال کر گئیں۔ مورخہ 6 جنوری بعد نماز عصر بیت مہدی گولبازار ربوہ میں نماز جنازہ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے پر مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے دعا کروائی۔احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب بابت ترکہ مکرم رائے اللہ بخش اول منگلا صاحب)

مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب ابن مکرم رائے اللہ بخش اول منگلا صاحب ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والدین بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 5/20 دارالرحمت شرقی ربوہ کل رقبہ 2 کنال میں سے میرے والد کا حصہ 10 مرلہ ہے۔یہ حصہ ہم تینوں بھائیوں مکرم عبدالرشید منگلا صاحب، مکرم محمد زبیر منگلا صاحب اور خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔محترمہ حاجرہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
2۔محترمہ رقیہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
3۔محترمہ امۃ المتین صاحبہ (بیٹی)
4۔محترمہ آسیہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرم عبدالرشید منگلا صاحب (بیٹا)
6۔مکرم محمد زبیر منگلا صاحب (بیٹا)
7۔مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

لیموں۔وٹامن سی کا خزانہ

لیموں ایک مشہور' خوشذائقہ اور پوری دنیا میں پایا جانے والا پھل ہے۔بظاہر یہ ایک چھوٹا سا عام پھل ہے۔ مگر اپنی غذائی خصوصیات کے لحاظ سے منفرد ہے۔خاص طور پر وٹامن سی کا خزانہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ پھل اگر مناسب طریق پر استعمال کیا جائے تو انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔لیموں میں مندرجہ ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں وٹامن سی' کیلشیم' فاسفورس' اور سائٹرک ایسڈ وغیرہ۔لیموں کی سکنجبین خوشذائقہ اور فرحت بخش مشروب ہے اور یرقان کی بیماری میں بہت مفید ہے۔چہرے کے داغ دھبے دور کرنے کیلئے لیموں کارآمد ہے۔یہ مصفی خون ہے' تیزابی مادوں کو دور کرتا ہے اور ملیریا بخار میں فائدہ دیتا ہے۔ موسم گرما میں صبح شام لیموں کا عرق تازہ پانی میں نمک کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا بڑا فائدہ مند ہے۔ دمہ' ہیضہ' خارش' دانتوں کے امراض اور معدے کی بیماریوں میں لیموں بہت مفید ہے۔ لیموں ایک شفائی اثرات سے بھرپور سستا پھل ہے۔ یہ ایک نعمت خداوندی ہے جو ہمارے ملک میں عام پائی جاتی ہے اور ہر انسان آسانی سے استعمال کر سکتا ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	10 جنوری	زوال آفتاب	12:16
ہفتہ	10 جنوری	غروب آفتاب	5:24
اتوار	11 جنوری	طلوع فجر	5:41
اتوار	11 جنوری	طلوع آفتاب	7:07

اقوام متحدہ کی کشمیر پر قراردادیں وفاقی وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی کشمیر پر قراردادیں پرانی ہوچکی ہیں۔ کیا ان سے مسئلہ حل ہوا؟ ان کے متبادل پر غور کیا جا رہا ہے۔ کشمیر سے دستبردار ہونے کا ارادہ نہیں۔

ایٹمی ٹیکنالوجی کا الزام وفاقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ لیبیا کو پاکستان کی طرف سے ایٹمی ٹیکنالوجی دینے کا الزام غلط ہے۔ ہم ضروری اقدامات کررہے ہیں۔ کئی سائنس دانوں کی ڈی بریفنگ ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں امریکی حکام سے مل کر کام کررہے ہیں۔

بس نہر میں گرنے سے 30 سے زائد افراد ہلاک بھکر سے گوہروالا جانے والی تیز رفتار بس ٹائر پھٹنے سے تھل کینال میں جاگری جس سے 25 طلباء سمیت 30 سے زائد افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ بس میں 42 مسافروں کی گنجائش تھی اور اس میں 60 سے زائد سوار تھے۔ نہر میں 14 فٹ سے زیادہ گہرا پانی تھا۔ ہلاکتیں بڑھنے کا خدشہ ہے۔ چھت پر بیٹھے تین مسافر بچ گئے۔

دہشت گردوں کے سروں کی قیمت حکومت پنجاب نے کالعدم مذہبی تنظیموں کے 14 خطرناک مفرور دہشت گردوں کے سروں کی قیمت مقرر کرکے باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کردیا ہے۔ سر کی قیمت 2 لاکھ سے 10 لاکھ روپے تک مقرر کی گئی ہے۔

امریکی امیگریشن قوانین میں تبدیلی امریکی صدر جارج بش نے امیگریشن قوانین میں بڑے پیمانے پر تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ غیر قانونی تارکین کیلئے عارضی کارکنوں کا درجہ ہوگا۔ عارضی کارکن کی آسامی تین سال کیلئے ہوگی۔ مدت بڑھائی جاسکتی ہے جن آسامیوں پر امریکی کام نہیں کرنا چاہتے غیرملکی ان کو پر کرسکیں گے۔ گرین کارڈوں کے سالانہ اجراء کی تعداد بھی بڑھائی جائے گی۔ کانگرس نے قانون کی منظوری دے دی۔

بجلی بند رہے گی

فیڈر راولڈ چناب نگر (ربوہ) میں ضروری مرمت اور مینٹیننس کی وجہ سے مورخہ (آج) 10 جنوری 2004ء بروز ہفتہ صبح 9:00 بجے سے 1:00 بجے تک بجلی بند رہے گی۔ (واپڈا)

جسم پر پتلے پتلے چھلکے

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

''بعض دفعہ مچھلی کی طرح جسم پر پتلے پتلے چھلکے سے نکل آتے ہیں جو بہت بھیانک ہوتے ہیں۔ آرسنک میں بھی یہ علامت ہے۔ اگر ان میں بدبو بھی ہو تو آرسنک اور سورائینم دونوں اس کی بہترین دوائیں ثابت ہوسکتی ہیں''۔ (صفحہ:91)

Govt. LIC NO. ID-541
اندرون ملک و بیرون ملک ہوائی سفر کی معلومات اور سستی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ۔ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
Ph.211211-213760 Fax:215211
www.airborneservices.com

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

معیار اور اعتماد کا نام
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29